

غیر 2

شاعر: جگر مراد آبادی

شعر غیر 1: بچم کو خدا اسکے، یہ زمانے میں دم نہیں

بچم سے زمانہ خود ہے، زمانے سے بچم نہیں

تشریح: جگر مراد آبادی کا یہ شعر ایک لحاظ سے زمانے پر چوڑا ہے۔ زمانہ اثر انسان کے بہت سے معاملات میں رکاوٹ بنتا ہے، اُسکی خوشی و غمی کی ولہ بنتا ہے۔ اپنے اظہار و انداز سے انسان سے اُسکا تفریبناہر جگہ سامنا اور ٹکراؤ ہوتا ہے۔ جگر بلند حوصلے کے ساتھ دعویٰ کر رہے ہیں کہ زمانے کی طاقت انسان ہیں۔ اس میں بذات خود یہ خوبی نہیں کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکے۔ یہ دنیا انسانوں کے مجموعے کا بنا ہے۔ انسان ہیں تو دنیا ہے۔ انسان نہیں تو اس دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لیے دنیا کو انسان کامریہوں و منت پرنا چاہیے کہ اس نے اپنے وجود سے دنیا کو رونق بخشی۔ یہ دنیا اُسی کو ڈھکائی ہے، جو ظہوری دکھا کر اُس کے سامنے چھک جاتا ہے۔ مگر نہ اس دنیا میں اتنا دم نہیں ہے کہ یہ ہمیں مٹانے کا دعویٰ کر سکے، ہمیں مٹانے کی آرزو کرے۔ جو ڈٹ کر دنیا کا مقابلہ کرتے ہیں یہ دنیا اُن کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہر اُن ہند لوگ دنیا کے ہر امتحان اور مقابلے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

شعر غیر 2: بے فائدہ آلم نہیں، بے کا دم نہیں

توفیق دے خدا تو ایم لکھت بھی کم نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر نے دنیا کی دوسری لکھنوں کی طرح رخ و غم کو بھی بیش قیمت نعمت کہا ہے۔ یہ بات واقعی سچ ہے غم کی بدولت ہمیں سکھ اور

ادب کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے، دکھ سے ہمیں شکوہ کی اہمیت کا پتہ
 ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ سے یہ دُعا مانگتے رہنا چاہیے کہ وہ دکھ کو بھی دوسری
 اچھوتوں کی طرح ایک اچھوت سمجھنے کی توفیق دے کیونکہ دکھ تو انسان کی
 آزمائش ہیں اور انسان کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔ آزمائش میں انسان
 اللہ کو بھول جاتا ہے، دنیا کی رنگینی میں کھو جاتا ہے۔ اللہ کی دی ہوئی اچھوت
 پر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا، پھر یہ نعم ہی ہیں جو اُسے اللہ کی طرف لوٹانے پر
 اس لحاظ سے یہ دکھ درد ہمارے عیش و آرام سے زیادہ قیمتی ہیں کہ یہ اللہ کو
 یاد ہمارے دلوں میں تازہ کرتے ہیں۔ خوشی میں تو انسان ویسے بھی اللہ کو
 بھول جاتا ہے۔ اسی لیے اہل دل نعم کو بُرا نہیں سمجھتے بلکہ اسے ایک اچھوت
 تصور کرتے ہیں۔

شعر نمبر 3: میری زبان پہ شکوہ لا اہل ستم نہیں
 سمجھ کو جگا دیا، تہی احسان کم نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ کہہ رہے ہیں کہ امانہ بے شک ستم پہ ستم ڈھا
 ہم اس کی شکایت نہیں کرتے، بلکہ اسے لیے تو اس کی نافرمانی، مہربانی کی عبودیت
 اختیار کر گئی ہے۔ اس کے مسلسل ظلم و ستم نے ہمیں امانہ کا بھیج روپ دکھا دیا
 ہے۔ ہماری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے ہیں۔ امانہ کی اہلیت جان لینے کے لیے
 ہمیں امانہ سے کوئی شکوہ نہیں رہا، لیکن امانہ نے ہمیں جو عقل و شعور کی
 دولت دی ہے، ہم اُسکے شکر گزار ہیں۔ غزل کا یہ شعر امانہ کے ستم گروں کے
 لیے ایک تازیانہ ہے۔ ستم کرنے والے سمجھتا ہے کہ اُس کے ظلم و ستم دوسروں کو
 بہت جلد اُس کے آگے بھکا دیں گے اور اُس کے دھوکے اور فریب کسی کی سمجھ میں
 نہیں آئیں گے، لیکن ظلم کی ایک حد ہوتی ہے۔ اس کے بعد ظلم سہنے والا بھی ادا
 کی حقیقت کو سمجھ کر جاگ جاتا ہے۔

شعر نمبر 4: شکوہ لا تو ایک چھوٹے، لیکن حقیقتاً
 تیرا ستم بھی تیری عنایت سے کم نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ میرے محبوب! تم سے شکایت تو محض
 دل لگی ہے، کون تم سے شکایت کرنا چاہتا ہے۔ یہ تو تم سے بات کرنے کا ایک بہانہ
 ہے۔ ہم تو کسی بھی طرح تمہاری توفیق چاہتے ہیں۔ اس لیے ہماری شکایت ہم
 رنج نہ کرو۔ ہم تو تمہارے ستم کو دل و جان میں جگہ دیتے ہیں۔ ہمیں جب
 کوئی دکھ ملتا ہے تو ہم تو اُسے اپنا نصیب سمجھ کے قبول کر لیتے ہیں۔ محبوب
 کے ستم اور اُس کی بے رخی بھی ہماری لیے کسی انعام سے کم نہیں۔ محبت ہی
 نہیں نفرت بھی تعلق کی ایک علامت ہوتی ہے۔ جس سے تعلق ہی نہیں

اُس سے نفرت کیوں ہو گئی

شعرِ غریب: مرگ جگر پہ کیوں تیری آنکھیں ہیں آنکھ ابار

اک سیاخمہ تیری، مگر اتنا اہم نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر

کہتے ہیں کہ جگر سے مرنے پر تمہاری آنکھوں سے اشکوں کی یہ برسات

کیسی ہے۔ تم نے زندگی میں ہماری قدر نہ کی، ہمیشہ ہماری سادہ فحشوں

جیسا سلوا کیا، ہماری دل میں تمہارے دیے ہوئے داغ تھوڑی طرح

سجے ہوئے ہیں کہ ہم نے انہیں بھی اٹھا کر سمجھا ہے۔ ہم تمہارے ہوتے ہوئے

بھی تمہارا رہے۔ اس تنہائی نے ہمیں چین سے بیٹھے بھی نہ دیا۔

ہی بے قراری ہماری موت کا سامان بن گئی ہے۔ اب تمہاری آنکھوں

میں آنسو دیکھ کر مجھ پر ایسا جیسا اس پر ہوا ہے ٹھیک ہے ہماری موت

ایک حادثہ ہے۔ حادثے تو زندگی میں بے شمار ہوتے ہیں، اپنی طرح

جگر کا مرنے جانا بھی کوئی اہم واقعہ نہیں۔ جگر زندہ تھا تو اس زندگی کا

حاصل کیا تھا۔ اسے سو رائے دکھ کے اور کچھ نہ ملا۔ اب تمہارے تو کون سی

قیامت آگئی ہے۔ ایک انسان ہی تھا جو ٹھیک سے اس دنیا سے رخصت

ہو گیا۔ اب تم اُس کی موت پر آنسو نہ بہاؤ